مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

داڑھی

اسلام کا شعارِ عظیم ہے

مرتبہ

حضرت مولینا مفتی محمد اعظم صاحب بھارت

اہتمام:- انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

"داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے" بظاہر یہ ایک مختصر سا کتابچہ ہے۔ لیکن، اسلام بیزاری کے ہوشربا ماحول میں یہ خود اپنی مثال آپ ہے جس میں اسلام کے ایک بہت ہی ضروری و اہم مسئلہ کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ امام اہلسنت سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شان تفقہ پر عرب و عجم کی پوری دنیائے اسلام کو اعتمادی بھروسہ ہے اُن کے رسالہ "لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ" ۱۳۱۵ھ کے اقتباسات نے اس کی قبولیت و افادیت میں چار چاند لگا دیا ہے۔

دوستو! وقت پکار رہا ہے کہ ہم غیروں کی نقل چھوڑ کر اپنی اصل کی طرف پلٹ جائیں حتیٰ کہ اپنے رہن سہن عبادات و معاملات مسجد و بازار کی زندگی سے لیکر ہر شعبۂ حیات میں اسی اصول کو اپنائیں جسے سید الکونین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قولاً و عملاً اُمت کے سپرد فرمایا ہے تعجب ہے کہ آج کا مسلمان لارڈ کرزن لینن، ڈارون کے لباس اُن کے کلین شیف اور مونچھ کی تراش و خراش کی پابندی کو روشن خیالی کی دلیل سمجھتا ہے اور اپنے اسلاف کی پیروی کو ذہنی غلامی تقلید جامد اور لکیر کے فقیر ہونے سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ تباہی و بربادی، ذلت و نکبت سب ہماری بداعمالیوں کے نتائج ہیں ورنہ جس نے بھی کہا ہے اچھا کہا اور سچ کہا ہے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مشتاق احمد نظامی، مہتمم دار العلوم غریب نواز و خادم سنی تبلیغی جماعت

داڑھی اسلام کا شعارِ عظیم ہے

زمانہ گذشتہ میں خلافِ شریعت قدم اٹھانے والے حیرت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔ لوگوں کی انگشت نمائی کا انہیں خطرہ رہا کرتا تھا خلافِ شرع اُمور کے ارتکاب پر انھیں جھجک محسوس ہوتی تھی مگر چونکہ اب شیطانیت و نفسانیت کا کافی غلبہ ہو چکا ہے اس لیے لوگ بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ خوف و ہراس نہیں رکھتے بلکہ ضمیر اتنا مُردہ ہو چکا ہے کہ شریعت کی نافرمانی کرتے ہیں اور یہ احساس نہیں کہ ہمارے اِس فعل سے اللہ و رسول ناراض ہوں گے۔ (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) چنانچہ داڑھی جو مُقدس اسلام کا شعارِ عظیم ہے۔ اس کے منڈانے والے کوئی شرم و حجاب محسوس نہیں کرتے جب داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔ داڑھی کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ جو شخص نماز باجماعت وغیرہ دیگر احکام شریعہ کا پابند ہوتا اور ناجائز امور سے پرہیز رکھتا ہو لیکن بایں ہمہ داڑھی منڈاتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز، اس کی شہادت مردود اور خود وہ فاسق معلن ہے حد یہ ہے کہ اگر داڑھی منڈا کسی دوسرے داڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یعنی اُس نماز دہرانا لازم ہے۔ اور یہ نماز کا دہرانا اس لیے نہیں کہ داڑھی منڈا ہے بلکہ اِس لیے ہے کہ اِس نے ایک داڑھی منڈے کے پیچھے نماز ادا کی بلکہ داڑھی منڈانے کا حکم اتنا سخت ہے کہ اگر داڑھی منڈا تنہا نماز ادا کرے تب بھی اس کی **نماز مکروہ تحریمی ہے۔**

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ

مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ؁

یعنی حق واضح ہو جانے پر جو رسول کے خلاف کرے اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور جہنم میں ڈالیں گے اور جہنّم کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

مسلمان تو مسلمان کفار تک جانتے ہیں کہ روز ازل سے مُسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے۔ **اہلبیتِ کرام، صحابہ عظام، ائمہ اعلام** اور ہر زمانے اور ہر طبقے کے اولیائے اُمّت و علمائے اُمّت بلکہ قرونِ خیر میں تمام مُسلمان داڑھی رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ یعنی داڑھی مُنڈانا خشخشی کرانا درکنار اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی تو وہ اُس پر سخت افسوس کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب سمجھا جاتا تھا۔ علمائے کرام علاماتِ قیامت میں گِنا کرتے کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو داڑھیاں منڈائیں گے، کترائیں گے۔ اس پیشن گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں، مخرشوں، مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدّت ہا مدّت کے بعد مسلمانوں میں آئیں۔ وہ بھی رِند داد باش اور بد وضع لوگوں میں پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصّہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو دوسرے گناہوں کی طرح بُرا جانتے ہیں طریقۂ اسلامی کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے پیشوایانِ دین کے سامنے لجاتے انھیں منھ دکھاتے شرماتے ہیں۔ الحمدللہ یہ اُن کے ایمان کی بات ہے۔ شامتِ نفس سے گناہ کریں لیکن اُسے گناہ و قبیح جانیں۔ مگر **چوری اور سینہ زوری** والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہہ اڑائیں اور شعارِ اسلام کے ساتھ خود

اسلام اور ایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں۔ یہ آیتِ کریمہ ان حضرات کے لیے تازیانہ عبرت و عذاب ہے جو داڑھی منڈانے کو قبیح نہیں سمجھتے اور براہ عیاری کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں داڑھی رکھنے کا حکم کہاں ہے؟ پہلی بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو قرآن مجید سے کیا مطلب؟ دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اگر قرآن مجید کے حکم پر چلنا ہے تو بتائیں گے قرآن مجید میں داڑھی منڈانے کا حکم کہاں ہے؟ اب تیسری بات کو غور سے پڑھئے اور دھیان دیجئے داڑھی رکھنا اہلبیتِ کرام وصحابہ عظام اور ائمہ اعلام سے لیکر اب تک کے تمام متبع شریعت مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جو مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسرا راستہ چلے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے تو چونکہ داڑھی منڈانا متبع شریعت مسلمانوں کی عادت ودستور کے خلاف ہے اس لئے خود قرآن مجید سے ہی ثابت ہوگیا کہ داڑھی منڈانے والا مستحق جہنم ہے۔ لیکن ایسے لوگوں سے گفتگو کرنا بے سود سمجھتے ہوئے اُن مسلمانوں کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں جنکے دلوں ہیں اسلام وایمان باقی ہے۔

اب ہم شیخ الاسلام حضور پُر نور اعلیٰ حضرت شاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی مقدس کتاب لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ صفحہ نمبر ۲۶، ۲۷ سے چند احادیث کریمہ نقل کرکے مخلص مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ اِن حدیثوں کی برکت سے شیطان ملعون دفع ہوجائے اور مسلمان حدیثوں کو غور سے پڑھ کر داڑھی منڈانے اور ترشوانے سے سچی توبہ کرلیں۔ وباللہ التوفیق

حضرات محدثین امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی نسائی، ابن ماجہ اور طحاوی، حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحیَۃَ۔ یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو (یوں کہ) مونچھیں خوب پست اور داڑھی کثیر وافر رکھو (ھٰذا لفظ الصحیحین)۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے۔ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی۔ مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحاوی کی ایک روایت اس طرح ہے۔ احفوا الشَّوَارِبَ وَاعفوا اللّحیٰ مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ رکھو۔ ایک روایت مُسلم و ترمذی میں یوں ہے۔ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحیٰ۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں چھوڑ رکھنے کا۔ صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحیٰ خَالِفُوا الْمَجُوْسَ۔ یعنی مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو (اسطرح) مجوسیوں کی مخالفت کرو شرح معانی الآثار میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبّھوا بِالْیَھُوْدِ۔ یعنی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ یہودیوں جیسی صورت نہ بناؤ۔

کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پُرنور سیّد یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطینِ جہاں روانہ فرمائے۔ قیصر شاہ روم نے تصدیقِ نبوّت کی مگر دنیا کی لالچ کے سبب اسلام نہ لایا۔ مقوقس شاہِ مصر نے نامۂ مُبارک کی کمال تعظیم کی، اور ہدایات حاضر بارگاہِ رسالت کئے۔ بادشاہ ایران خسرو پرویز نے فرمان اقدس چاک کر دیا۔ اور صوبۂ یمن کے حاکم باذان

کو لکھا کہ دو سخت جان قسم کے آدمی بھیجکر پیمبر عرب کو یہاں ایران روانہ کرد۔ باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دونوں کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا۔ خرابی ہو تمھارے لیے کس نے تمھیں داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے۔ حضور اقدس نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رَبّ نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم دیا ہے۔

مسلمان ہاں مسلمان! اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اُس وقت تک اسلام نہ لائے تھے نہ احکام اسلام مانتے تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائیں وہ کس قدر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت اور بیزاری کا باعث ہوں گے۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اُٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مجوسی جیسی شکل وصورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ، امان، نجات اور رستگاری جو کچھ ہے اُن کی نظر رحمت میں ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ اُس بُری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہت لائیں۔ والعیاذ باللہ، ارحم الراحمین۔

قلت صفحات کے باعث ہم صرف انہیں حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں ان احادیث کریمہ سے کئی باتیں واضح طور سے ثابت ہوئیں۔ **اوّل** یہ کہ داڑھی

رکھنا اور مونچھیں پست کرنا مسلمانوں کے لیے لابدی ہے دوم یہ کہ داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکوں، مجوسیوں اور یہودیوں کا کام ہے سوم یہ کہ مسلمانوں کو داڑھی منڈا کر یا لبیں بڑھا کر یہودیوں اور مجوسیوں کی شکل ہرگز نہ بنانا چاہیئے۔ چہارم یہ کہ حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وسلم اس مسلمان سے بہت سخت بیزار ہیں جو داڑھی منڈاتا یا لبیں بڑھا کر رکھتا ہو۔

امام کمال الدین محمد بن ہمّام فتح القدیر میں، علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں، علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار غنیۃ ذوی الاحکام میں علامہ محمد بن علی دمشقی در مختار میں علامہ سیّدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔ المعنی لِلْکُلِّ والفظُ لِحَاشِیَۃِ الدُّر، والغرِ دالاَخْذُ مِنَ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقُبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ وَاَخْذُ کُلِّھَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْیَھُوْدِ وَالْھُنُوْدِ وَبَعْضُ اَجْنَاسِ الْاَفْرَنْجِ (المعۃ الضحیٰ فی اعفاءِ اللحیٰ صـ ۳)۔

یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں۔ یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے

قارئین نے ہمارے اِس مختصر بیان سے اندازہ کرلیا ہوگا کہ قرآن و حدیث سے داڑھی رکھنے کی کتنی سخت تاکید ثابت ہے لیکن داڑھی منڈانے والوں کو شیطان مردود نے بہت جرّی و بیباک بنا دیا ہے وہ بِلا تکلف بک جاتے ہیں کہ داڑھی رکھنا کچھ ضروری کام نہیں اور اسلام داڑھی میں منحصر نہیں ہے اِن اوندھی عقل والوں سے میں پوچھتا ہوں۔ کیا داڑھی مُنڈانا

کوئی ضروری کام ہو؟ کیا داڑھی منڈانے میں اسلام منحصر ہے؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو وہ کیوں داڑھی منڈانے کے عادی ہیں؟ اور پھر اگر داڑھی رکھنا ضروری نہ ہوتا تو حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کے لئے بار بار کیوں تاکید فرماتے اور منڈانے والوں سے کیوں بیزار رہتے۔ شیطان کے محکوم! بعض داڑھی منڈے یہ بھی کہتے ہیں کہ پچھتّر فیصدی داڑھی رکھنے والے قسم قسم کی برائیوں میں مشغول رہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھ لینے سے انسان میں بُرائیوں کا مادّہ پیدا ہوتا ہے یہ بھی شیطان کا ایک رنگین فریب ہے کیوں کہ اگر داڑھی رکھنے سے انسان میں بُرائیوں کا مادّہ پیدا ہوتا ہے تو سرکارِ انبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کے لئے ہرگز ہرگز تاکید نہ فرماتے حالانکہ حضور نے سخت تاکید فرمائی ہے پھر اگر بعض داڑھی والے بعض بُرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں تو اس کا سبب داڑھی نہیں ہے بلکہ اُن کا نفسِ امّارہ اُن کو بُرائیوں پر ابھارتا رہتا ہے اور اگر داڑھی ہی بُرائیوں پر آمادہ کرتی ہے تو نوّے ۹۰ فیصدی داڑھی منڈے کیوں طرح طرح کے خلافِ شریعت اُمور میں مشغول رہتے ہیں۔ اور یہ امر بھی نہایت قابلِ غور ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم کسی داڑھی منڈے مسلمان سے کہے کہ بھئی میں تو اسلام ضرور قبول کر لیتا مگر دیکھتا ہوں نوّے ۹۰ فیصدی مُسلمان خدا اور رسول کی صریحاً نافرمانی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بُرے کاموں میں لگے رہتے ہیں تو اُسکو داڑھی منڈا مُسلمان یہی جواب دیگا کہ تم اسلام ضرور قبول کر لو۔ اسلام برائیوں سے روکتا اور اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے یہ نوّے فیصدی مُسلمان اپنے شامتِ نفس کی وجہ سے گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ اِن کے افعالِ شنیعہ کا اسلام ذمہ دار نہیں۔ یونہی میں کہتا ہوں کہ داڑھی بُرے کام پر نہیں اُبھارتی بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ داڑھی بُرے کاموں پر شرم دلاتی ہے ہاں

جس کے حیاء کا قطرہ ڈھلک چکا ہو اُس کی کوئی بات نہیں تو داڑھی کو بُرے کاموں کا سبب بتانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی معاذ اللہ مقدس اسلام کو بُرے کاموں کا سبب قرار دے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ عظیم میں ارشاد فرماتا ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ۔ یعنی اے ایمان والو! دین خدا کے شعاروں کو حلال نہ ٹھہرالو۔ شعار کہتے ہیں نشان اور علامت کو مطلب یہ ہے کہ جو چیز دین اسلام کا نشان ہو اُس کا مٹانا بحکمِ قرآن عظیم ناجائز و حرام ہے مثلاً ختنہ اسلام کا شعار ہے اس کو باقی رکھنا مسلمانوں پر لازم ہے۔ یونہی داڑھی جو ختنہ سے بھی بڑھ کر ہی نشانِ اسلام و شعار دین ہے، اسکو زائل کرنا ختم کر دینا مُسلمانوں کے لئے حرام ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ دین کے اِس شعارِ عظیم کو ختم کرنے اور بالکل مٹا دینے کے لئے **خود مسلمان ہی** تُلے ہوئے ہیں اور ان میں جو حکمران طبقہ ہے وہ گویا اس شعار مقدّس کو نیست و نابود کر کے دفن کر چکا ہے **چنانچہ** مسلم ممالک کے وزراء سفراء اور صدرِ مملکت کو آپ داڑھی منڈا ہی پائیں گے۔ کیوں کہ اگر وہ قرآن مجید کے حکم کے مطابق داڑھی رکھ لیں تو پھر وزارت، سفارت اور صدارت کے وہ اہل نہ رہ جائیں گے۔ غالبًا انھوں نے سمجھا ایسا ہی ہے۔ یونہی غیر مسلم ممالک میں جن مسلمانوں کا تعلق سیاست حکومت سے ہے وہ بھی اِس شعارِ اسلام کے عملاً مخالف ہیں۔ **یہ مغرب کا زہریلا اثر ہے** کہ عہد حاضر کا یورپ زدہ مسلمان داڑھی کو تہذیب و تمدن کے خلاف سمجھتا ہے اسے داڑھی رکھنے میں اپنی ذلّت و خفّت نظر آتی ہے۔ چنانچہ اگر آپ کالج و یونیورسٹی کے مسلم طلباء، ماسٹر اور پروفیسر کو دیکھیں تو وہ داڑھی منڈے نظر آئیں گے۔ اِسی طرح مسلم لیڈر، ڈاکٹر، ایڈیٹر، انجینئر، جج اور بیرسٹر، کلکٹر، سپلائی آفیسر اور گورنر

وغیرہ حضرات مغربی اثر سے متاثر رہنے کے باعث داڑھی کو اپنی شان و شوکت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اِن کے خیال میں داڑھی رکھنا صرف اُنکا کام ہے جو بدھو، نتھو، خیراتی، جمعراتی قسم کے لوگ ہیں۔ حد یہ ہے کہ اِن مہذب حضرات میں جو نماز اور تلاوتِ قرآن کے پابند ہیں اُن پر بھی مغربی چھاپ اتنی گہری ہے کہ داڑھی منڈانے میں وہ ذرا سا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے فلاں صاحب اچھے خاصے مسلمان ہیں اِسلامیات سے دِلچسپی رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں لیکن داڑھی وہ بھی منڈاتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اگر میں داڑھی رکھ لوں تو دوسرے افسران مُلّا قسم کا سمجھ کر مجھ کو حقارت و ذِلت کی نگاہ سے دیکھیں گے، مہذب سوسائٹی میں میری پوزیشن گر جائے گی۔ یونہی بہتیرے مسلم افسران ہیں جو صرف موجودہ سوسائٹی میں جذب رہنے کے باعث اِس شعارِ دین کو ذبح کرتے ہوئے کچھ بھی ترس نہیں کھاتے کیونکہ اِن کے ذہن و فکر پر مغربیت کا قبضہ ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ مسلمان کا ترجمہ ہے **غلامِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کٹ کر کسی مہذب سے مہذب سوسائٹی سے ہرگز ہرگز موافقت نہیں کر سکتا حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ موجودہ سوسائٹی کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں وہ اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں لیکن نہ تو اُنکا دل مسلمان ہے نہ اُنکا ذہن مسلمان ہے، نہ اُن کی شکل و صورت مسلمان ہے اور نہ ہی اُنکا ذوق و مزاج مسلمان ہے وہ عید کے دِن عید گاہ میں ضرور آتے ہیں مگر نہ اِس لئے کہ دوگانہ واجب ہے، بلکہ رسم و رواج سمجھ کر، مغربی تہذیب نے اُن کے ذہن سے آخرت کا تصوّر چھین لیا ہے۔ وہ دنیا کی ٹیپ ٹاپ ہی کو اپنا حاصِلِ زندگی سمجھتے ہیں۔ مغربی تہذیب

سے وہ اِسقدر مانوس ہیں کہ اسلامی تہذیب سے انھیں وحشت ہوتی ہے۔ بس اللہ تعالیٰ جو ہدایت و توفیق کا مالک ہے وہی کرم فرمادے تو کام بن سکتا ہے ورنہ تبلیغ و وعظ تو ایسوں کے حق میں کچھ کارگر نظر نہیں آتا اور ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ داڑھی جو اسلام کا مقدس شعار ہے اُسکو مٹانے کیلئے خود مسلمان بُری طرح کوشاں ہیں پھر اگر مغرب کی چمک دمک پر فریفتہ مُسلمان اس شعارِ مقدس کی مخالفت کریں تو یہ خلاف قیاس نہیں کیونکہ ان میں مغربی زہر سرایت کر گیا لیکن سخت تعجب تو یہ ہے کہ اسلامیات کے ٹھیکیدار صاحبان اس شعارِ عظیم کی مخالفت پر کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ چنانچہ دَورِ حاضر کے مفکرینِ اسلام، انجمن تحفظ ناموسِ رسول کے مجاہدین اعلام، اسلامی تبلیغی جرائد کے ایڈیٹران اور دیگر مولانا مولوی صاحبان داڑھی منڈانے کے اتنا ہی پابند ہیں جتنا کھانے پینے کے۔ یونہی مزاروں کے سجّادہ نشین اور خانقاہوں کے مشائخ حضرات بھی اس شعارِ مقدس کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں، اس قیامت کو بھی ملاحظہ کیجئے کہ عربی دینی مدارس کے صدر، ناظم اور دیگر اراکین بے نمازی، داڑھی منڈے، فاسق معلن منتخب کئے جا رہے ہیں۔ الامن شاء اللہ تعالیٰ۔ بھلا سوچو تو سہی کہ جس دینی ادارہ کے کرتا دھرتا داڑھی مُنڈے اور فاسق ہوں گے اُس میں دینی روح کدھر سے آئے گی اور اسلامی مزاج کہاں سے پیدا ہو گا یہی وجہ ہے کہ آج کی مذہبی درسگاہیں دنیوی اعتبار سے خوب آراستہ و پیراستہ ہیں لیکن دینی اعتبار سے اُنکی حیثیت ایک ایسے ویران خانہ کی طرح ہے جس میں اُلّو بولتا ہو۔ زمانے کا انقلاب تو دیکھئے کہ جن مذہبی درسگاہوں میں قال اللہ و قال الرسول کا درس جاری ہے وہاں کے طلبار بھی داڑھی منڈانے اور کتروانے کی مشق کر رہے ہیں۔ یہی وہ فاسق طلبار ہیں جو آئندہ

عالم کہلوا کر اسلامی تعلیمات کو بدنام کریں گے اور دین میں طرح طرح کے رخنے ڈالیں گے۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اِس مقدس شعارِ دین کے خلاف اِس طرح صف آرا ہیں کہ گویا اِس کو نیست و نابود کرنے کے بعد ہی دم لیں گے۔ لیکن مُسلمانو! خوب غور کر لو اسلام کے شعار کو مٹانا خود کو مٹانا ہے اور اگر تمھیں اپنا مٹانا گوارا نہیں تو عہد کر لو اور قسم کھا کر کہو کہ ہم مقدس اسلام کے ہر شعار بالخصوص داڑھی کے ساتھ وفاداری کریں گے اِس طرح کہ خود داڑھی رکھیں گے اُس کا احترام کریں گے اور دوست، احباب، اعزا اور اقارب کو داڑھی رکھنے اور اُسکی عزّت کرنے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔ حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مقدس تصنیف لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ ۱۳۱۵ھ کے آخر میں داڑھی کتروانے اور داڑھی منڈانے والوں کے حق میں اُن سزاؤں اور مذمّتوں کا ایک نقشہ دیا ہے جو آیات قرانیہ واحادیث نبویّہ اور اقوال آئمہ سے ثابت ہیں اور جن کی تعداد تیس تک جا پہنچی ہے۔ دنیا میں طرح طرح کے لوگ ہیں بعض حضرات اِس قدر ڈھیٹ ہوتے ہیں کہ جب تک ان کو سزا نہ سُنا دی جائے اس وقت تک وہ جرم و گناہ سے توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے ہم اسی نقشہ سے چند سزاؤں اور مذمتوں کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) داڑھی منڈے اور داڑھی کترانے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں (جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۲) شیطان لعین کے محکوم (وغلام) ہیں۔ (۳) سخت احمق ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ ان سے بیزار ہے۔ (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ایسی صورت شکل دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔ (۶) یہودی صورت ہیں۔
(۷) مجوس کے پیرو ہیں۔ (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں
(۹) واجب التعزیر ہیں۔ (۱۰) شہر بدر کرنے کے قابل ہیں۔
(۱۱) زنانے، مخنث ہیں۔ (۱۲) مردود الشہادت ہیں۔ یعنی اُن کی گواہی رد کر دی جائیگی۔ (۱۳) پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے۔
(۱۴) اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں۔ (۱۵) قیامت کے دن انکی صورتیں بگاڑی جائیں گی۔ (۱۶) اللہ ورسول کے ملعون ہیں۔ (جَلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔) (۱۷) دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اللہ تعالیٰ وملائکہ اور بشر سب کی ان پر لعنت ہے۔
(۱۸) اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا (۱۹) وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔ (۲۰) اللہ تعالیٰ انھیں جہنم میں ڈالے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

مسلمانو! ان سزاؤں اور مذمتوں کو پڑھ کر عبرت حاصل کرو اور داڑھی منڈانے اور کتروانے سے سچی توبہ کرو۔

تَنبُیہ

جس طرح داڑھی مونڈنا حرام ہے۔ یونہی داڑھی کی حدِ شرع ایک مشت ہے۔ جو اس سے کم کراتا ہو اس کے پیچھے بھی نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی اُس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور جو پڑھ لیا اُسکو دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔

خبردار خبردار

گستاخِ رسُول

یا گستاخِ رسُول علماء کو مسلمان سمجھنے والے کو امام بنانا حرام حرام حرام اگرچہ وہ داڑھی والا اور حافظ، قاری، عالم ہی ہو۔

داڑھی

(۱۰۲)

اے مرے بھائی ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے
شرم کر بہرِ خدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نور ہے اسلام کا
شکل نورانی بنا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

شکل سے بیزار ہیں تیری خدا و مصطفےٰ
اُن کو راضی کر ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تیری صورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خوشی
اور وہ دشمن ہے ترا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہندو نے کاٹی یہ بتا
تو نے کیوں ایسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

آل و اصحابِ نبی نے بھی کبھی ایسا کیا؟
تو ہے کیوں اُن سے جدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

کیا عجب ہے عورتوں پر بھی پڑے اس کا اثر
وہ بھی دیں سر کو منڈا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

مرد پیدا ہو کے تو بالکل مُخنّث بن گیا
یہ غضب کیسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا چڑھانا مونڈنا سب ہے حرام
مان حکمِ مصطفےٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہے بھائی یہ دے بھائی کو راہِ حق بتا
اس لئے میں نے کہا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہو جمیلِ قادری کی التجا یا رب قبول
اُمتِ خیر الوریٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

جمیل احمد قادری رضوی جمیل

خاکِ کربلا ۔/۱۵	..	۱۰	شانِ حبیب الرحمٰن ۔/۱۸	..	۲۷
خطباتِ برطانیہ (سیّد محمّد مدنی) ۔/۲۷	..	۳۰	صلاۃ وسلام قبل اذان	..	۴
خون کے آنسو اوّل دوم ۔/۱۸ یکجا	..	۲۴	طمانچہ	۵۰	۷
دیوبندی مذہب	..	۶۶	عقائد اہلِ سُنّت	۵۰	۱۶
دیوبندی بریلوی فرق (اویسی)	..	۵	علماء دیوبند کا تکفیری افسانہ	۵۰	۳
دُنیائے اسلام کے اسبابِ زوال	۵۰	۱۶	مجموعہ نعت (حصہ اول کلاں)	..	۲۴
درسِ توحید	۲۵	۲	علم التجوید	..	۴
دینِ مصطفیٰ	..	۴۸	عوارف المعارف	..	۷۵
ذکرِ جمیل سیرت ۔/۱۸	..	۳۶	عظیم نبی کی عظیم دُعائیں	..	۱۲
رُکنِ دین اوّل ۔/۱۲ دوم ۔/۷ سوم ۔/۱۲ چہارم	..	۱۵	غنیۃ الطالبین اُردو	..	۸۱
راہِ حق	۵۰	۴	فضائلِ درود یوسف نبہانی اُردو	..	۱۵
رُوحانی علاج	..	۱۵	فتاویٰ امجدیہ	..	۳۶
داڑھی اسلام کا شعارِ عظیم ہے	..	۳	فتاویٰ نعیمیہ (العطایہ احمدیہ)	..	۴۵
رنگ روشنی سے علاج	..	۱۵	فاتحہ کا طریقہ ۵۰/ ابہارِ عقیدت	۵۰	۱
رسائلِ نعیمیہ	..	۳۰	فتنۂ وہابیت	..	۶
زلزلہ (ارشد القادری) ۔/۱۲۔/۱۵	..	۸	فتنۂ نجدیت	..	۷
زیروزبر " "	..	۲۴	فتنۂ یزیدیت	..	۸
سُنّی بہشتی زیور ۔/۶۹/۷۵	..	۳۳	فتنۂ مودودیت	..	۳
سیرتِ مصطفیٰ ۔/۴۸	..	۴۲	فتنۂ خارجیت	..	۳
سیرتِ رسُولِ عربی ۔/۱۵، ۔/۲۵، ۔/۳۶	..	۴۰	قرآن شریف مترجم (تاج کمپنی، قرآن کمپنی، چاند کمپنی،		
سچی حکایات اوّل تا سوم فی جلد ۔/۲۱	..	۱۸	مکتبۂ رضویہ کراچی) کے تمام اقسام		
سوانح امام احمد رضا ۔/۳۰	..	۳۳	قصیدہ بُردہ مترجم	..	۲
شمعِ شبستانِ رضا اوّل تا چہارم ۔/۲۷ کی جلد	..	۳۰	قہرِ خداوندی بر دھماکۂ دیوبندی	۵۰	۱۶
مجموعہ مناجات	..	۱۲	اسلام میں والدین کا مقام	..	۴
مجموعہ سلام	..	۱۲	کتاب الشفاء اُردو سیرت ۔/۲۷	..	۶۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کی تشریح

کلمہ طیبہ کے ۲ دو جز ہیں۔ اوّل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کلمہ توحید ہے اور دوسرا جز مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کلمہ رسالت ہے۔ دونوں جز ملکر کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ اسلام کہلاتے ہیں۔ یہی وہ کلمہ مبارک ہے کہ غیر مسلم کو مسلمان ہونے یا مسلمان کو اپنا اسلام ظاہر کرنے کے وقت اس کلمۂ مبارکہ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کے پورے پورے معنیٰ سمجھ لیں اور اسے اچھی طرح اپنے دِل میں محفوظ کرلیں۔

کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پہلے کلمۂ توحید کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ چونکہ تمام ایمانیات میں سب سے مقدم خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔ توحید کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔ ایک جاننا اور ایک یقین کرنا۔

توحید کی ۲ دو صورتیں

۱: توحید بہ اعتبار وجوب وجود۔

۲: توحید بہ اعتبار معبودیت۔

کلمۂ جلالت "اللّٰہ" یہ توحید وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ اس

ذاتِ مقدس کا نام ہے جو واجب الوجود ہے۔ اور تمام اچھی صفتوں سے متصف ہے۔ اللہ اُس ذات کا نام ہے جس میں تمام صفات کمال جمع ہیں۔ اور وہ خود ہے۔ اِسی لئے اُسے خدا کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی اور اللہ یعنی معبود برحق مستحق عبادت نہیں۔ اور نہ کوئی اس کی ذات اور صفات اور اسماء اور افعال اور احکام میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ یعنی اُس کا وجود ضروری ہے اور عدم یعنی نہ ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا کبھی فنا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میں تمام خوبیاں اور صفات کامل جمع ہیں۔ اور وہ ہر عیب اور نقصان کی چیز سے بلکہ ہر اُس بات سے جس میں نہ کمال نہ نقصان پاک ہے۔ اس میں ایسی باتیں ہونا محال ہیں جیسے دغا، فریب، جھوٹ، ظلم، جہل، بیحیائی۔ وغیرہ بُری اور عیب کی باتیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام نام صفتیں ہمیشہ سے ہیں۔ پیدا کی ہوئی اور نئی نہیں ہیں، اور نہ ان کے لئے ابتدا و انتہا ہے۔ جو کوئی انھیں پیدا کی ہوئی نئی بتاوے وہ بے دین وگمراہ ہے۔

یہ تمام باتیں کہ واجب الوجود، ہمیشہ سے ہو ہمیشہ رہے، تمام صفات کمالیہ سے متصف ہو، اسکا وجود اور اسکی صفتیں کسی کی دی ہوئی نہ ہوں، ایک کے سوا دوسرے میں پایا جانا محال ہیں۔ اِسلئے ثابت ہوا کہ یہ تمام باتیں صِرف ایک ہی ذات میں پائی جاسکتی ہیں، نہ کہ دو میں یعنی وہ ایک ہے اور اسی کو اللہ کہتے ہیں۔

یہ توحید بمعنی وجوب وجود ہے جو صرف کلمۂ جلالت (اللہ) سے معلوم ہوئی۔ اسی واسطے اس کلمہ میں اللہ لایا گیا نہ الرحمٰن، الرحیم، الملک وغیرہ تاکہ توحید وجوب وجود بھی اسی کلمہ سے معلوم ہو جائے۔

شرک اِس توحید کے مقابلہ میں شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو واجب الوجود اور اس کی صفتوں کو قدیم ماننا اس کو شرک فی

وجوب الوجود کہتے ہیں۔

ایمان

مسلمان کو جو ایمان رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کی صفتوں کے سوا کسی کے وجود یا اس کی صفتوں کو خدا کا پیدا کیا ہوا اور خدا کا عطا کیا ہوا سمجھے۔ اِسلئے کہ خداوند تعالیٰ نے ہی عالم کے ذرّہ ذرّہ کو پیدا کیا ہے اور جو جن صفتوں کے لائق تھا اُس کو وہ صفتیں عطا فرمائیں۔ خدا کی بخشی ہوئی صفتوں میں ایمان ہے نبوت و رسالت ہے، صدیقیت و شہادت ہے، صلاح و ولایت، حیات و علم ہے، قدرت و تصرف ہے، مشیت و ارادہ ہے، سمع و بصر ہے، تکلم اور اسکی حقانیت و صداقت ہے، دولت و امارت ہے، حکومت و سلطنت ہے عجیب و غریب چیزوں کے ایجاد و صنعت، عظمت و شوکت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

فرشتوں میں انسانوں میں جنات میں اِن صفتوں کے ظہور موجود ہیں۔ اور اُن کی یہ صفتیں عطائی ہیں، خدا کی بخشی ہوئی ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کو جس صِفت کیلئے مناسب جانا وہ صفت عطا فرمائی۔ جس قدر صِفتوں کے لائق جانا اُس قدر دیں، جب ایسی ذات جو واجب الوجو ہو اور تمام صفاتِ کمالیہ سے متصف ہو اور اُس کی ذات اور اُس کی صفات کسی کی عطا کی ہوئی نہ ہوں صِرف ایک ہی ہے تو وہی ایک مستحق عبادت ہے اور لائق پرستش۔ اِسی کو توحید معبودیت کہتے ہیں اور اسی توحید کے لئے یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نازِل فرمایا گیا۔

شِرک

اِس کے مقابلے میں شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو معبود سمجھنا، مستحق عبادت جاننا اس کو شرک فی العبادات کہتے ہیں۔

ایمان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے خاص خاص بندوں کو عظمت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور اُن کی تعظیم و تکریم بجا لانے کا حکم فرمایا

ہے۔ جس کے لئے جو طریقہ تعظیم و تکریم کا بتایا اُس طریقہ سے مُعظم سمجھنا ایمان ہے۔

عبادت اور تعظیم

آئیے یہاں پر عبادت اور تعظیم کا فرق بھی ذِکر کرتے چلیں۔ چونکہ بہت سے حضرات اِس فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو بلاوجہ شرک کہہ کر مسلمانوں کو مشرک بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ شیطان اسی وجہ سے مردُود بارگاہِ الٰہی ہوا کہ اس نے عبادت اور تعظیم میں فرق نہ سمجھا اور حکمِ خدا کی برخلاف کیا

عبادت کے معنیٰ ہیں کسی کو معبود سمجھتے ہوئے اس کی تعظیم بجالانا اور اُس کے سامنے اپنی عاجزی و خشوع و خضوع کو پیش کرنا یہ خدا کے سِوا دوسرے کے لئے شرک ہے۔

تعظیم:۔ کسی کی صِرف تعظیم بجالانا اور اُس کو معبود نہ سمجھنا۔ یہ مطلق تعظیم جائز ہے۔ بلکہ کہیں کہیں فرض و واجب ہے۔ یہ نہ عبادت ہے اور نہ شرک۔ اِس واسطے کلمۂ توحید میں لفظ "اِلٰہ" لایا گیا جو معبود کے معنیٰ میں ہے۔ اور لفظ معظم لاکر نفی نہ فرمائی کہ لا معظم الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی قابلِ تعظیم نہیں) تاکہ معلوم ہو جائے کہ معبود سمجھ کر غیر خدا کی تعظیم بجالانا شرک ہے۔

کسی کو صِرف معظم (تعظیم کے لائق) سمجھنا اور اُس کی تعظیم و تکریم کرنے کا اللہ نے اظہار فرمایا بلکہ حکم دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا کہ:۔

وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ (پ ۹) ترجمہ: اور اسکی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں۔

نیز فرمایا:۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ ۲۶) ___ ترجمہ:۔ رسول کریم کی تعظیم و توقیر بجالاؤ۔

حضرات ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے۔

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ (پ ۱۷) ___ ترجمہ:۔ عظمت والے بندے ہیں۔

مسلمانوں کے لئے فرمان الٰہی ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ (پ ۲۶)

ترجمہ:- بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہی جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

شعائر اسلام کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ (پ ۱۷)

ترجمہ:- اور جو اللہ کی نشانوں کی تعظیم کرے۔

وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ (پ ۱۷)

ترجمہ:- اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے۔

آقائے کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:-

مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- جو بڑے کی تعظیم و توقیر نہ کرے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔

یہ تمام چیزیں غیر خدا ہیں اور مستحق تعظیم ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث مبارکہ میں اِن کے معظم ہونے کا ذِکر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ عبادت اور ہی اور تعظیم اور اور غیر خدا کی تعظیم و تکریم جائز ہے مسلمان" معظمین حضرات کو صِرف معظم سمجھتا ہے اور تعظیم بجالاتا ہے اور معبود نہیں جانتا اور نہ ہی جاننا چاہیئے۔ معبود تو صِرف ایک ہی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

افعال تعظیم

بہت سے اعمال و افعال ایسے ہیں جن کو شریعت مطہرہ نے تعظیم کے لئے مقرر کیا ہے مثلاً ادب سے کھڑا ہونا۔ (۲) ادب سے جھکنا یا سجدہ کرنا۔ (۳) ادب سے بیٹھنا۔ (۴) ہاتھ باندھنا وغیرہ۔ یہ سب تعظیم کے افعال ہیں۔ یہ افعال کسی کیلئے بھی ادا کئے جائیں اور معبود سمجھ کر ادا کئے جائیں تب عبادت کہلائیں گے

ورنہ صرف تعظیم کہلائیں گے۔

ہاں اِن چیزوں میں سے بعض وہ چیزیں بھی ہیں جن کے ساتھ غیر خدا کی تعظیم بجالانا شریعت محمدیہ میں حرام ہے۔ جیسے کوئی تعظیم کے لئے حدِ رکوع تک جھکے یا سجدہ کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اگرچہ شرک نہ ہوگا۔ اِس لئے کہ شرک بغیر معبود سمجھے نہیں ہو سکتا۔ اور اُن میں بعض چیزیں وہ ہیں جن کے ساتھ غیر خدا کی تعظیم و تکریم درست ہے جیسے تعظیم کے لئے کھڑا ہونا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہٗ کے لئے کھڑے ہونے کا حکم فرمایا۔ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑی ہو جاتی تھیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

نماز اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت ــــ اور تعظیم بجالانے کے لئے کئی طریقے مقرر فرمائے ہیں، نماز، روزہ، حج یہ سب خدا کی عبادتیں ہیں۔ اِن میں نماز بہت سے افعال تعظیم پر مشتمل ہے اِسمیں قیام بھی ہے، رکوع و سجود بھی ہے، قعود بھی ہے، ہاتھ کا باندھنا بھی ہے، یہ سب تعظیمیں خدا کو معبود سمجھ کر ادا کی جاتی ہیں۔ اِسی لئے نماز کو عبادت کہتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ کلمۂ طیّبہ کا دوسرا جزء ہے۔ اور کلمۂ طیّبہ کا جزء لاینفک ہے۔ یعنی جب تک رسالت پر ایمان نہ ہوگا توحید پر ایمان غیر مقبول ہوگا۔

؎ بجز حُبّ محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اُس ذاتِ مبارکہ کا نام نامی اسم گرامی ہے جو

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بیٹے اور حضرت مطلب کے پوتے ہیں۔
ہمارے سید و آقا کا مقدس نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے یہ نام قدرت الٰہیہ کی طرف سے خود آیتِ اعظیم ہے۔ اِس اسمِ پاک کی ترکیب لفظی اور معنوی پر غور کیجئے۔
یہ حَمَدَ، یُحَمِّدُ سے بنایا گیا ہے۔ ترکیب صَرفی بتلا رہی ہے کہ یہ وزن کے تضاعف کیلئے ہے اور اس کے وزن کا صیغہ اپنی معانی پر باضعاف کثیرہ حاوی ہے۔ اَب مادہ حمد (ح، م، د) پر غور فرمائیے۔ خلاصہ یہ کہ محمد حمد سے مشتق ہے اور اسم مفعول ہے۔ اور اس کے معنے وہ ذاتِ گرامی جسکی حمد[1] نہایت کثرت و تضاعف کے ساتھ بار بار اور متواتر کی جائے۔ یعنی ہر آن بر زبان جس کی نعت[2] پڑھی جائے۔ گویا کہ جسکا مقدس نام آج کروڑوں اشخاص کی زبانوں پر جاری اور قلوب میں ساری ہے۔ وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے؟ وہ کون ہے جو اپنے افعال ——— اپنی تعلیم میں محمود ہے؟ وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے؟ وہ کون ہے جس کی تعظیم کی وُسعت بحر و بَر پر چھائی ہوئی ہے۔؟
بیشک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسم بھی محمد ہے اور مسمّیٰ بھی محمد ہے۔ انہیں کے مقام شفاعت کا نام مقامِ محمود ہے۔ اور انہی کی اُمّت حمادون کے لقب سے رُوشناس ہے۔ اُسی کی لائی ہوئی کتاب کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے افتتاح ہوتا ہے۔

---

[1] تعریف [2] تعریف نثر یا نظم میں۔

رسالت کے معنٰی ہیں خدا کے پیغام اُس کے احکام بندوں تک پہنچانا محمد رسول کے معنٰی ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیغام بندوں تک پہنچانے والے۔

نکتہ:۔ کلمہ طیبہ کا پہلا جز تو اعلان مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ہے اور کلمہ کا دوسرا جز اعلان کبریا ہے۔ گویا کہ اے محبوب! تم میری توحید کا پرچم لہراؤ اور میں تمھاری رسالت کا ڈنکا بجاتا ہوں گویا کہ۔

جنابِ محمد برائے الٰہی
جنابِ الٰہی برائے محمد

ظاہر ہے کہ کسی انسان کو ہم اپنی طرف سے نہ رسول و نبی کہہ سکتے ہیں اور نہ مان سکتے ہیں جب تک کہ وہ نبی اپنی زبان سے اپنا نبی و رسول ہونا ظاہر نا فرمائے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی کی بات قابل تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک کہ کہنے والے کی صداقت نہ معلوم ہو۔

اِسی لئے خدا تعالیٰ نے ہر اس ذات کو جسکو نبی و رسول بنانا چاہا بچپن سے ایسی پاک اور ستھری زندگی عطا فرمائی کہ اسکی کوئی ساعت ایسی نہیں گذری جو صداقت و حقانیت، امانت و عدالت، مروّت، تقویٰ، صلاح، اخلاق حسنہ، خدا ترسی و بے نفسی کے خلاف ہو۔ اسی واسطے انبیاء و رسل کو اس وقت نبی و رسول بنا کر بندوں کے سامنے پیش کیا جب زندگی کا وہ حصہ جو زمانہ شر و فتن ہوتا ہے، صداقت و حقانیت، تقویٰ و صلاح وغیرہ سے لبریز گزر گیا تاکہ قوم اس دَور کا پورے طور سے مطالعہ کرے اور دعویٰ نبوت کے وقت اُس فیصلہ میں اُس کو کوئی الجھن نہ ہو کہ جس کی زندگی دعویٰ نبوّت سے پہلے اس قدر پاک اور بے گناہ رہی ہو وہ اَب دعویٰ نبوّت میں غلط بیانی اور کذب کلام سے

کام نہیں لے سکتا۔

معلوم ہوا کہ دعوئے نبوّت کے صداقت و حقانیّت کی سب سے بڑی دلیل اُس نبی کی پاک اور بے گناہ زندگی ہے حضرت آدم علیہ السّلام اور ان کے بعد سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء و رسل کی زندگی ایسی ہی پاک اور ستھری زندگی گذری۔

علاوہ بریں وقتاً فوقتاً حسب حکمت الٰہی ایسے دلائل و براہین عطا ہوتے رہے جو تازہ تازہ ثبوت پیش کرتے رہیں۔ اِن دلائل کو اصطلاحِ شریعت میں معجزہ کہتے ہیں۔ —— (بشکریہ ماہنامہ اعلیٰحضرت، بریلی شمارہ اگست ۱۹۶۷ء)

از:- مولٰینا مُظفّر احمد بدایونی

دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع

جامع مسجد گلزارِ حبیب سولجر بازار کراچی، جامع مسجد نوری مقابل ریلوے اسٹیشن لاہور، مینارہ مسجد غریب آباد سکھّر سندھ

ملک کے تمام شہروں، تحصیلوں میں ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء یا مغرب اصلاحی و روحانی اجتماع ہوتا ہے اسلام کا درد اور اسلامی احکام سے محبت رکھنے والوں سے اپیل ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کے اجتماعات سے فیض حاصل کریں۔ (ادارہ)

خصوصی عایت سے خرید کر کتاب ہٰذا مُفت تقسیم کرنے کے لئے مکتبۂ نُوریہ رضویہ سکھّر سے رجُوع کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاضر و ناظر کے متعلق علمائے کرام کا

نادر فتویٰ

کروڑہا صلوٰۃ و سلام اُس نُورِ مجسّم، سرکارِ دو عالم، اللہ کے پیارے حبیبِ لبیب، رحمتِ عالمیاں، شفیعِ مجرماں، سیّد المرسلین خاتم النّبیّین پر جن کی ذاتِ گرامی ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہے۔ لیکن دیکھنے کے لئے چشمِ بصیرت کی ضرورت ہے۔

گر نہ بیند بروز شپّرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

اِستفتاء:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین: زید کہتا ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام حاضر و ناظر ہیں تمام احوالِ اُمّت پر، عمرو کہتا ہے کہ اِس کا قائل کافر ہے۔ ان میں سے کون حق پر ہے؟ بیّنوا توجّروا۔

الجواب:- حضرت محمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ربّ عزّ وجلّ فرماتا ہے: یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا شاہد اور بشارت دینے والا اور ڈر سُنانے والا) اور فرماتا ہے: فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا (کیسا دِن ہوگا جب ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے) شاہد شہُود سے ہے اور شہُود حضُور ہے۔ شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رویت ہے تو وُہ

بے شک شاہد ہیں۔ بے شک حاضر ہیں۔ بے شک ناظر ہیں۔ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ ؏ طبرانی معجم کبیر میں اور نعیم بن حماد کتاب الفتن میں اور ابو نعیم دلائل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ حضورِ اقدس سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ جِلْیَانًا مِّنَ اللّٰہِ جَلَّاہُ لِیْ کَمَا جَلَّاہُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ (بے شک اللہ نے میرے سامنے دُنیا اُٹھالی ہے تو مَیں دیکھ رہا ہوں دُنیا اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے روشنی ہے جو اُس نے میرے لِئے کی ہے جیسے مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السّلام کے لِئے کی تھی) ربّ عزّوجلّ فرماتا ہے: وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ؏ اور ایسے ہی ہم اِبراہیم علیہ السّلام کو دِکھاتے ہیں اپنی ساری بادشاہی آسمان وزمین کی۔ تو جس چیز کو اللہ کی سلطنت سے خارج مانئے وُہی اِبراہیم علیہ السّلام سے غائب ہے لیکن کوئی چیز اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی سلطنت سے خارج نہیں ہو سکتی تو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اِبراہیم علیہ السّلام کی نگاہ سے غائب نہیں۔

اِمام فخرالدّین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: ربّ عزّوجلّ نے اَرَیْنَا نہ فرمایا کہ اِنقطاع کا وہم دے۔ بلکہ نُرِیْ فرمایا کہ تجدّد و بقا پر دال ہو (تاویل کی گنجائش بہت ہوتی ہے ظاہر لفظ رسُولِ کریم کا اِس کَذٰلِکَ کا مشارٌ اِلیہ بتایا جائے) ہم ایسے ہی دکھاتے ہیں اِبراہیم علیہ السّلام کو۔ ایسے کیا معنی؟ وُہ دُوسرا کون ہے جس کے دِکھانے سے تشبیہ دی جا رہی ہے کہ جیسے انہیں دِکھائے۔ اسی طرح اِبراہیم علیہ السّلام کو دِکھائے۔ ہاں ہم سے سُنو وُہ مشبّہ بہٖ وُہ اصل الاُصُولِ کمالات وُہ منبع بحار و انہار مرجعِ اضواء وانوار کون ہیں؟ محمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جن کے صدقے اہلِ کمال نے کمال پایا۔ تمام فضائل و

کمالاتِ انبیاء اُن کے فضائل کا پرتو ہے۔ اِمامِ اجلّ سیّدی ابُو محمّد بُوصیری قدس سرّہٗ قصیدۂ مُبارکہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا　　فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمٖ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا　　يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِى الظُّلَمِ
حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِى الْكَوْنِ عَمَّ هُدٰ　　هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

(عزّت والے رسُول جتنی نشانیاں لاتے وُہ حضُور ہی کے نوُرِ مقدّس سے اُن کو ملیں۔ اِس لئے کہ حضُور آفتابِ فضل ہیں۔ تمام انبیاء حضُور کے ستارے ہیں کہ اندھیروں میں حضُور ہی کا نور لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب اس آفتابِ فضل نے طلوع فرمایا اس کی ہدایت سارے جہان کو عام ہو گئی اور اُس نے سب مُردہ دِلوں کو جِلا دیا)

پہلے اِمام علیہ الرّحمۃ قصیدہ مُبارکہ اُمّ القریٰ میں فرماتے ہیں ؎

كَيْفَ تَرْقٰى رُقِيَّكَ الْاَنْبِيَآءُ　　يَا سَمَاءً مَّا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ
لَمْ يُسَاوُوْكَ فِىْ عُلَاكَ وَقَدْ حَا　　لَ سَنًى مِّنْكَ دُوْنَهُمْ وَسَنَاءُ
اِنَّمَا مَثَّلُوْا صِفَاتِكَ لِلنَّا　　سِ كَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَاءُ

(کیونکر حضُور کے مرتبہ پر ترقی پائیں انبیاء، اے وُہ آسمان جس سے کوئی بلندی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضُور کی بلندیوں کے پاس بھی وُہ نہ جا سکے۔ حضور کی بلندی اور حضور کی روشنی بیچ میں حائل ہو گئی۔ اُنہوں نے تو اپنے کمالات میں حضُور کے کمالات کی تصویر دکھائی ہے۔ جیسے پانی ستاروں کی تصویر دکھاتا ہے) تو یہ نظرِ مُحیط کہ تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو عام ہے (ابراہیم علیہ السّلام نے کس سے پائی؟ حضرت مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے) ان کی نظرِ محیط کی تصویر ہے۔ تصویر ذو الصورۃ کے مشابہ ہوتی ہے۔ اِسی مشابہت کو تو فرماتے ہیں۔ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ۔

جامع ترمذی و سُننِ دارمی وغیرہما کُتبِ مُعتبرہ میں بروایاتِ صحیحہ حضرت سیّدنا

معاذ بن جبل وغیرہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے۔ حضور پُرنور سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی (میرا رب میرے پاس تشریف لایا ایسا تشریف لایا جو عقول سے وَرا اور اُس کی جلال وعزت کے شایاں ہے۔ اُس نے فرمایا اے محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ملاءِ اعلیٰ باہم کس بات میں مباہات کرتے ہیں۔ مَیں نے عرض کی۔ اے میرے ربّ تو خُوب جانتا ہے۔ فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ۔ (اُس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اَپنے سینہ میں پائی) اس ہاتھ رکھنے سے کیا ہوا؟ فرماتے ہیں: فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے) فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (مَیں نے جان لیا جو کچھ شرق سے غرب تک ہے) فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ (ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور مَیں نے پہچان لی) فقط روشن ہو جانے پر قناعت نہ فرمائی بلکہ وَعَرَفْتُ زیادہ فرمایا یعنی میرا دیکھنا ایسا نہیں کہ اجمالی طور پر اشیاء سامنے حاضر ہیں۔ مجمل طور پر دیکھ لیں اور پہچان میں نہ آئیں۔ نہیں مَیں نے سب کچھ دیکھا اور سب کچھ پہچانا۔ حضور کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے۔ حضور کے غلاموں میں سے ایک غلام اور کیسے غلام، نہایت عزیز اور پیارے غلام۔ کیسے بیٹے، نہایت محبوب بیٹے حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اَلسُّعَدَاءُ وَالْاَشْقِیَاءُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَاِنَّ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ۔ (بے شک تمام سعید اور تمام شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اور بے شک میری آنکھ لوحِ محفوظ میں ہے) اور فرماتے ہیں:۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

(میں نے اللہ کے تمام ملک کو اِس طرح دیکھا۔ گویا وُہ سب مُلک میرے سامنے ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے) حضرت سیّدنا بہاؤالحق والدِین قدس سِرّہُ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سِرّہٗ نے فرمایا: "مرد وُہ ہے کہ تمام رُوئے زمین اُس کے سامنے کفِ دست کی مثل ہو۔" فرماتے ہیں کہ مَیں کہتا ہُوں کہ مرد وُہ ہے کہ تمام رُوئے زمین اُس کے سامنے انگوٹھے کے ناخن کے برابر ہو۔ غرض وُہ بلاشبہ حاضر و ناظر ہیں۔ اُن کا ربّ عزّوجلّ فرماتا ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا (اَے اِیمان والو! سب اللہ کی طرف توبہ کرو) توبہ ہیں یقیناً قطعاً شرع کو جلدی منظور ہے۔ گھڑی بھر کی تاخیر منظور نہیں۔ نہ یہ کہ مہینے دو مہینے کے لِئے اُٹھا رکھی جائے اَور یہ بھی قرآنِ کریم سے پُوچھئے توبہ کا طریقہ کیا بیان فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (اَور اگر وُہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اَے محبُوب تمہارے حضُور حاضر ہوں اَور مُعافی چاہیں اَور آپ بھی اُن کے لِئے مُعافی چاہیں تو ضرُور اللہ کو پائیں گے توبہ قبول فرمانے والا مہربان) توبہ ہم سے مانگتے ہیں اَور فوراً مانگتے ہیں اَور طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ ان کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو۔ اگر وُہ دُور ہیں تو فوری توبہ کیسی ممکن اَور مدینہ طیّبہ حاضر ہونا ہر مُسلمان کو کیسے آسان اَور اگر گیا بھی تو تا تریاق از عراق کا مضمُون۔ نہیں نہیں۔ یہی معنی ہیں کہ وُہ ہر جگہ حاضر ہیں۔ ہر مُسلمان کے دِل میں وُہ تشریف فرما ہیں۔ ہر مُسلمان کے گھر میں وُہ تشریف فرما ہیں۔ علی قاری شرح شفائے اِمام قاضی عیاض میں اِس مسئلہ کی دلیل میں کہ جب کسی تنہا مکان میں جاؤ جہاں کوئی نہ ہو۔ یُوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ فرماتے ہیں: لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ (حضُورِ اقدس

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رُوح تمام مُسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے) یہ لفظ کی تصریح ہے اور حضرت محقق شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سِرّہ العزیز نے جابجا تصریح فرمائی کہ حضُور ہر چیز پر حاضر و ناظر ہیں۔ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ جو شخص ایسے مسئلہ کو جو قرآنِ عظیم وحدیثِ صحیح و اِرشاداتِ عُلماء سے ثابت ہے۔ کُفر کہے۔ وُہ اپنے اِسلام کی خبر لے۔ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ؕ وَاللهُ أَعْلَمُ ؎

دستخط و مُہر

(۱) عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں محمدی سُنّی حنفی، قادری، برکاتی بریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الاُمّی صلّی اللہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ وسلّم۔ دستخط (۲) المجیبُ مصیبٌ فقیر حمداللہ کمال الدّین المتخلّص القادری المحمُودی عفی عنہ بقلم خود۔ دستخط (۳) احمد حسین رام پُوری عفی عنہ مُقیم درگاہِ معلّٰی اجمیر شریف دستخط (۴) الجواب صحیحٌ صحیحٌ صحیحٌ ابُو النصر محمد یعقوب حنفی القادری بلاسپُوری۔ دستخط (۵) الجواب صحیحٌ امیر علی خاں بلہاری عفی عنہ البہاری مدرّس مدرسہ جامع مسجد شاہجہانپور۔ دستخط۔ (۶) الجواب صوابٌ محمد ظہُور الحسین النقشبندی عفی عنہ مدرّسِ اوّل مدرسہ اہلِ سُنّت وجماعت واقع بانس بریلی۔ دستخط (۷) المجیب اللبیب لاریب مصیب فیما اجاب فلِلّٰہ درّہ فیما اجتھد واصاب۔ انا العبد الفقیر الحقیر المسکین محمد اکرام الدین عفی عنہ خطیب و اِمام مسجد وزیر خان لاہور۔ دستخط ؎

نوٹ :- اِس فتویٰ کی تائید میں پنجاب و یُو۔ پی کے اُور بھی بہت سے علماء کے تائیدی دستخط موجُود تھے لیکن عدمِ گنجائش کی وجہ سے درج نہیں کر سکے ؎

(ماخُوذ از قصیدۂ غوثیہ۔ غوثیہ کُتب خانہ، برکت پریس لاہور)

گلستانِ شریعت	..	۲۴	مقیاسِ حنفیت	..	۴۰
گیارھویں شریف -/۳	..	۴۰	مقیاسِ وہابیت	..	۴۵
گستاخوں کا بُرا انجام	..	۶	مقیاسِ مناظرہ	..	۲۱
مجموعۂ نعت حصہ اوّل -/۱۵ پاکٹ سائز	۵۰	۱۶	مناظرہ جھنگ	..	۲۴
مجموعۂ نعت پاکٹ اعلیٰ کاغذ جلد	..	۲۰	مناظرہ ادری علمِ غیب پر	..	۱۵
مجموعۂ مناجات -/۶، مجموعہ سلام -/۶، یکجا	..	۱۲	مطالع المسرات عربی فضائلِ دلائل الخیرات	..	۸۰
مدارج النبوت کامل اُردو	..	۱۹۵	نعتِ رسول	..	۱۵
مکاشفۃ القلوب (غزالی)	..	۴۸	نعتِ رسول پاکٹ سائز آفسٹ کاغذ	..	۱۸
منتخب حدیثیں	۵۰	۱۳	نغمۂ نبی پاکٹ سائز	..	۶
مسلکِ امامِ ربّانی	..	۱۵	نغمۂ رسول پاکٹ سائز نعت	..	۶
مکتوباتِ امامِ ربّانی کامل اُردو	..	۱۶۲	نعتِ مصطفےٰ	..	۶
منہاج العابدین غزالی	..	۳۰	نظامِ شریعت	۵۰	۱۳
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت -/۴۲ -/۴۸	..	۳۶	نعتِ حبیب	۵۰	۱۰
منکرینِ رسالت کے مختلف گروہ	..	۴	نقشِ وفا	..	۴
مفتیٔ اعظم ہند سوانح	..	۶	وہابیت کا پوسٹ مارٹم	..	۱۵
معراج النبی (کاظمی) ۷/۵۰	..	۶	وہابی مذہب	..	۴۰
مہرِ منیرِ خاص الخاص	..	۶۵	وہابی دیوبندیوں کی نشانی	..	۸
مرآۃ شرح مشکوٰۃ ۸ جلد (مفتی احمد یار)	..	۴۰۰	ہمارا اسلام اوّل تا پنجم مجلّد =/۲۴	..	۱۸
مقیاس النبوۃ اوّل، دوم، سوم	..	۱۰۰	ہمارا اسلام اوّل تا نہم کلاں سائز	..	۳۹
مقیاسِ نور -/۱۸ مجلّد	..	۲۴	یزید پلید اور امامِ پاک	..	۱۲
مقیاسِ خلافت	..	۴۵	یزید علماءِ اسلام کی نظر میں	..	۱۲

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشان دہی

(اعلیٰ کتابت، اعلیٰ دو رنگہ تحریر (سرخیاں سُرخ))

آفسٹ کاغذ بڑا سائز	۲/۵۰
درمیانہ کاغذ 〃	۱/۵۰
〃 〃 کتابی سائز	۱/-
پاکٹ سائز مع دعوتِ مباہلہ کا جواب (آفسٹ کاغذ)	۲/۵۰
〃 〃 〃 〃 〃 (درمیانہ کاغذ)	۱/۵۰
درمیانہ سائز 〃 〃 〃 〃 〃	۳/-